# افغانستان، عراق پر حملے کا حکم مجھے خدا نے دیا تھا، جارج بش

## God told Bush to invade Iraq

### بی بی سی ٹیلی ویژن کی دستاویزی فلم نے امریکی عزائم کو آشکار کر دیا

اے ایف پی کے مطابق بی بی سی پر دکھائی جانے والی ایک دستاویزی فلم میں انکشاف کیا گیا ہے کہ بش نے مبینہ طور پر یہ کہا تھا کہ بش کو عراق پر حملے کا حکم خدا نے دیا تھا۔ یہ بات بش نے فلسطین کے وزیر محمود عباس اور نبیل ساتھ سے جون ۲۰۰۳ء میں ہونے والی ایک ملاقات میں بتائی تھی۔ اس ملاقات میں صدر بش نے یہ بھی کہا تھا کہ خدا نے انھیں فلسطینی ریاست کے قیام کا حکم دیا ہے۔ فلسطین کے موجودہ وزیر اطلاعات کے مطابق صدر بش نے ہم سب سے کہا کہ میں خدا کے حکم کی تعمیل کے مشن پر ہوں۔ اے ایف پی نے ۶/۱ اکتوبر کو جو خبر جاری کی اس کے مطابق:

Bush made the claim when he met Palestinian leader Mahmud Abbas and then foreign minister Nabil Shaath in June 2003, the ministers told the documentary series to be broadcast in Britain later this month.

The US leader also told them he had been ordered by God to create a Palestinian state, the ministers said.

Shaath, now the Palestinian information minister, said: "President Bush said to all of us: 'I'm driven with a mission from God.

'God would tell me, **"George, go and fight those terrorists in Afghanistan".**

"And I did, and then **God would tell me, 'George, go and end the tyranny in Iraq...' And I did.**

ساحل دسمبر ۲۰۰۵ء

"And now, again,**I feel God's words coming to me, 'Go get the Palestinian and their state and get the Israelis their security, and get peace in the Middle East'**And by God 'I'm gonna do it'." said Shaath. Abbas, who was also at the meeting in the Egyptian resort of Sharm al-Sheikh, recalled how the president told him: "I have a moral and religious obligation.

"So I will get you a Palestinian state." [AFP, Oct. 06, 2005]

خدا نے مجھ سے کہا جارج جاؤ اور افغانستان میں دہشت گردوں کا پیچھا کرو اور میں نے ایسا کیا۔

پھر خدا نے کہا جارج! جاؤ اور عراق میں مطلق العنان حکومت کو ختم کرو اور میں نے ایسا کیا۔

فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس جو کہ اس اجلاس میں شریک تھے کے مطابق صدر بش نے کہا تھا کہ میں مذہبی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کر رہا ہوں۔

بی بی سی کے ذرائع کے مطابق بش کے بیان پر مشتمل اس دستاویزی پروگرام کا متن اور مسودہ وائٹ ہاؤس تبصرے کے لیے بھیجا گیا لیکن وہاں سے اس گفتگو پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا گیا۔

تین حصوں پر مشتمل دستاویزی پروگرام جو Elusive Peace کے نام سے اور ۱۰، ۱۷ اور ۲۴ر اکتوبر کو برطانیہ میں بی بی سی سے نشر کیا جانے والا تھا لیکن ۳۰ر نومبر تک اخبارات و جرائد میں اس پروگرام کی نشریات کے حوالے سے کوئی خبر نظر سے نہیں گزری۔ ہوسکتا ہے کہ اس دستاویزی پروگرام پر پابندی لگا دی گئی ہو۔ کیونکہ برطانیہ اور امریکہ میں آج کل کتابوں، رسالوں نشریات پر پابندی کو قومی سلامتی کے لیے لازمی سمجھ لیا گیا ہے اور آزادی اظہار رائے کا بنیادی خالق امریکہ اس بنیادی حق کو جو امریکی اور یورپی قوم کا حق ہے انہی کے لیے محدود فرما رہے ہیں۔ اس کے باوجود دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ آزادی اظہار رائے تمام انسانوں کا بنیادی حق ہے۔ آزادئ اظہار کا حق جب برطانوی امریکی شہریوں کو حاصل نہیں تو بے چارے دوسرے انسان یہ حق کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ اگر سچ عالمگیر ہوتا تو اقوام متحدہ میں صرف پانچ طاقتوں کو ویٹو پاور نہیں دی جاتی۔ ویٹو کو محدود کرنے کا مطلب بھی یہ ہے کہ ان پانچ قوموں کے سوا پوری دنیا غیر مہذب، جھوٹی، وحشی، جاہل اور غیر ذمہ دار ہے۔ لہٰذا دنیا کی امامت ان پانچ مہذب ممالک کے پاس رہے گی۔ یہ پانچ مہذب ممالک اگر متفقہ طور پر اس نتیجے تک پہنچے کہ کوئی قوم، تہذیب یا ملک اب انسان بن گئے ہیں تو اس ملک کو نمائندگی دی جاسکتی ہے لیکن کوئی یہ سوال نہیں اٹھاتا کہ ان پانچ طاقتوں کو یہ الہام کیسے ہوا کہ وہ دنیا کی مہذب ترین قومیں ہیں اور دنیا کے فیصلے کا اختیار صرف انہی کو حاصل ہے۔ [DAWN, p.15, Oct.7, 2005]